© rasailojaraid.com

مدیر کے نام

حبیب الرحمٰن قریشی، کراچی

قومی دفاعی پالیسی (اکتوبر ۹۷) میں سورہ الحدید کی آیت ۱۰ (جس میں فتح سے قبل اور بعد کے انفاق کا ذکر ہے) کا حوالہ بھی آنا چاہیے تھا۔ زمانہ امن و جنگ میں وسائل حرب کی تیاری، فراہمی اور منصوبہ بندی کے لیے انفاق کی ہدایت امت مسلمہ کو ہمیشہ کے لیے دی گئی ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ اکثر اس آیت سے صرف نظر کر لیا جاتا ہے۔ پروفیسر عبدالجبار شاکر نے کلامی مسائل پر ڈاکٹر عبدالحق انصاری کے مضمون پر چلتا ہوا تبصرہ تو کر دیا (اکتوبر ۹۷)۔ کیوں نہ وہ خود مولانا مودودیؒ کے کسی ایک مسلک پر قلم اٹھائیں، مثلاً تعصب اور فرقہ بندی جس پر سید مودودیؒ نے اسلامی ریاست اور نفاذ قانون کے لیے سب سے زیادہ بولا اور لکھا ہے اور یہ آج کی ضرورت بھی ہے، یا جمہوریت اور یک جہتی قوم کے عنوان پر ان کے افکار کا مطالعہ اور تجزیہ کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق، جامعہ کراچی، کراچی

پروفیسر عبدالقدیر سلیم نے "عالمی سرمایہ داری کا مستقبل" (اکتوبر ۹۷) میں ہمارے اردگرد کی زیر و زبر ہوتی دنیا کا نہایت چشم کشا تجزیہ پیش کیا ہے جس سے عالمی سرمایہ داری کی شکست و ریخت اور بالآخر ڈائنوسار کی طرح اس نظام کی نابودگی چشم تصور سے صاف نظر آتی ہے۔ البتہ تشنگی یہ رہ جاتی ہے کہ اس نظام کے ملبے پر کن قوتوں کو تعمیر نو کا موقع ملے گا؟ مضمون کے آخر میں ڈاکٹر صاحب نے اس نظام کے متبادل "اسلام کا معاشی نظام" کی طرف اشارہ کیا ہے مگر سرمایہ، تکنیات، سائنس، انصرام اور اطلاعاتی تکنیات کے میدان میں مسلمانوں کی زبوں حالی اور موجودہ پستی کے پیش نظر اس بات کا کتنا امکان ہے کہ یہ خلا مسلم امہ پر کرے؟ محترم خرم مرادؒ کا انتخاب "حب جاہ" بھی تربیت و تزکیہ نفس میں نہایت اہم اور قابل قدر ہے۔

سلیم منصور خالد، گوجرانوالہ

عالمی سرمایہ داری کا مستقبل (اکتوبر ۹۷) میں سرمایہ داری نظام کا محاکمہ نہایت جامع اور مدلل انداز میں کیا گیا، تاہم صاحب مضمون نے کارل مارکس کا تذکرہ تین بار بطور "انسان دوست" کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مارکس انسانی دوستی کا دعوے دار ضرور تھا مگر اس کے افکار و نظریات کے نتیجے میں برپا ہونے والے انقلاب سے انسانیت کو کڑوے کسیلے پھل ہی ملے۔

© rasailojaraid.com